بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر کرنے سے دم کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون کو دوران حج وقوف عرفہ کے بعد حیض آگیا، حیض کی وجہ سے انہوں نے طواف زیارت نہیں کیا، لیکن دیگر افعال حج جیسے رمی وغیرہ ادا کر لیے، پھر پندرہ ذوالحجۃ الحرام کو وہ پاک ہوگئیں اور اس کے بعد انہوں نے طواف زیارت ادا کر لیا، تو ایسی صورت میں کیا اس خاتون پر طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم وغیرہ کوئی کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب

صورتِ مسئولہ میں اس خاتون پر طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ ایام نحر میں طواف زیارت کی ادائیگی واجب ہے، بلاعذر شرعی طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے، ایسی صورت میں دم لازم ہوگا اور ساتھ میں توبہ بھی کرنی ہوگی، البتہ اگر کسی عذر شرعی کی بنا پر طواف زیارت کو مؤخر کیا جیسے عورت کو ایام نحر سے پہلے حیض آگیا اور وہ ایامِ نحر کے بعد پاک ہوئی تو ایسی صورت میں اس پر طوافِ زیارت کو مؤخر کرنے کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ کفارہ لازم نہیں ہوگا، ہاں! اگر عورت کو ایام نحر شروع ہونے کے بعد حیض آیا اور اسے اتنا وقت ملا تھا کہ وہ طواف زیارت کے کم از کم چار پھیرے ادا کرلے یا ایام نحر شروع ہونے سے پہلے حیض آیا اور ایام نحر ختم ہونے سے پہلے پاک ہوگئی اور بارہ ذوالحجۃ الحرام کے غروب آفتاب ہونے سے پہلے اتنا وقت ملا تھا کہ طواف کے کم از کم چار پھیرے کرلے، پھر بھی اس نے طواف نہ کیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ گناہگار ہوگی اور اس پر دم بھی لازم ہوگا۔

در مختار میں ہے: "وطواف الزيارة اول وقته بعد طلوع الفجر يوم النحر وهو فيه اى الطواف فی يوم النحر الاول افضل، ويمتد وقته الیٰ آخر العمر۔۔۔فان اخره عنها ای ایام النحر ولیالیھا منھا کرہ تحریما و وجب دم لترک الواجب، وھذا عند الامکان، فلو طھرت الحائض ان قدر اربعۃ اشواط، ولم تفعل لزم دم، والا لا، ملتقطا" طواف زیارت کا وقت یوم نحر (دس ذوالحجۃ الحرام) کی طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے، اور قربانی کے پہلے دن (دس ذوالحجۃ الحرام کو) طواف زیارت کرنا افضل ہے، اور اس کا وقت عمر کے آخری حصے تک وسیع ہے، لیکن اگر اس کو ایام نحر اور ان راتوں سے مؤخر کیا، تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور واجب کے ترک کی وجہ سے دم لازم ہوگا، اور یہ حکم امکان کے وقت ہے، جیسے اگر کوئی حائضہ عورت پاک ہوگئی اگرچہ چار پھیروں کی مقدار کے برابر، اور اس

نے وہ ادا نہ کیے، تو دم لازم ہوگا، ورنہ نہیں (یعنی اگر اتنا بھی وقت نہ ملا، تو دم لازم نہ ہوگا)۔ (درمختار ج 3، ص 615، 616، مطبوعہ : کوئٹہ)

یونہی مناسک ملا علی قاری میں ہے : "(فقولھم) ای مجملا (لا شیء علی الحائض) و کذا النفساء (لتاخیر الطواف)، ای طواف الزیارۃ کما فی فتاوی السراجیۃ وغیرھا (مقید بما اذا حاضت فی وقت لم تقدر علی اکثر الطواف) ای قبل الحیض (او حاضت قبل ایام النحر ولم تطھر الا بعد مضی ایام النحر) ای جمیعھا، وحاصلہ ما فی البحر الزاخر من ان المرأۃ اذا حاضت او نفست قبل ایام النحر فطھرت بعد مضیھا فلا شئی علیہ" **فقہائے کرام کا یہ مجمل قول کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کچھ لازم نہیں ہوگا جیسا کہ فتاویٰ سراجیہ وغیرہ میں ہے، یہ اس تفصیل کے ساتھ مقید ہے کہ عورت کو ایسے وقت حیض آیا کہ وہ حیض سے پہلے طواف (زیارت) کے اکثر پھیرے ادا کرنے پر بھی قادر نہیں تھی، یا اس کو ایام نحر سے پہلے حیض آیا اور وہ تمام ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی، اور اس کا حاصل کہ جو بحر زاخر میں ہے وہ یہ ہے کہ عورت کو جب ایام نحر سے پہلے حیض یا نفاس آجائے، اور وہ ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہو (اور پھر طوافِ زیارت کرے)، تو اس پر (طوافِ زیارت کو مؤخر کرنے کی وجہ سے) کچھ لازم نہیں۔ (مناسک ملا علی قاری، ص 350، مطبوعہ : کراچی)**

بہار شریعت میں ہے : جو گیارہویں کو نہ جائے بارھویں کو کرلے اس کے بعد بلاعذر تاخیر گناہ ہے، جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو ان کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہا دھو کر بارھویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے، نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یوہیں اگر اتنا وقت اُسے ملا تھا کہ طواف کرلیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آگیا تو گنہگار ہوئی۔ (بہار شریعت ج 1، ص 1145، مطبوعہ : مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ : اوپر فتوے میں جہاں دم کی ادائیگی کا ذکر ہوا اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے جو قربانی کی شرائط کے مطابق ہو اور اس کو حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : "اس بیان میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انھیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔۔۔۔ کفارہ کی قربانی یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی۔ غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی۔ ملخصا" (بہار شریعت، ج 01، ص 1162، مطبوعہ : مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد نوید رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر : Har-6870

تاریخ اجراء : 24 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ / 21 جون 2025ء